

Allama Iqbal Open University AIOU BS

Islamic Studies solved assignments no 1

Autumn 2025 Code 1916 Islamic Institutions

سوال نمبر 1. اسلامی دنیا میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں کیا ہیں؟ تعلیم و تحقیق کے شعبے میں مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب اور ان کے ممکنے حل بیان کریں۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس کی بنیاد ہی علم پر رکھی گئی ہے۔ قرآن مجید کی پہلی وحی "اقرأ" یعنی پڑھنے کے حکم سے شروع ہوتی ہے، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اسلام میں علم، تعلیم اور تحقیق کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ ابتدائی اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے علم، فلسفہ، طب، ریاضی، فلکیات اور دیگر سائنسی علوم میں شاندار خدمات انجام دیں اور دنیا کی قیادت کی۔ لیکن بدقصمتی سے آج اسلامی دنیا تعلیم و تحقیق کے میدان میں

پسمندگی کا شکار ہے۔ اس پسمندگی کے پیچے متعدد رکاوٹیں، اسباب اور کمزوریاں کارفرما ہیں، جن کا ادراک اور حل وقت کی اہم ضرورت ہے۔

اسلامی دنیا میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں

اسلامی دنیا میں تعلیم کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ تعلیم کو ترجیح نہ دینا ہے۔ بہت سے مسلم ممالک میں تعلیم کو قومی ترقی کا بنیادی ستون تسلیم نہیں کیا جاتا۔ بجٹ کا بڑا حصہ دفاع، سیاست یا غیر پیداواری شعبوں پر خرچ ہو جاتا ہے جبکہ تعلیم کے لیے ناکافی وسائل مختص کیے جاتے ہیں۔

ایک اہم رکاوٹ سیاسی عدم استحکام ہے۔ بیشتر مسلم ممالک سیاسی بحران، آمریت، بدعنوی اور داخلی خلفشار کا شکار ہیں، جس کی وجہ سے تعلیمی پالیسیاں تسلسل کے ساتھ نافذ نہیں ہو پاتیں۔ بار بار حکومتوں کی تبدیلی تعلیم کے نظام کو متاثر کرتی ہے۔

عربت اور معاشی مسائل بھی تعلیم کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہیں۔ لاکھوں بچے غربت کے باعث اسکول نہیں جا پاتے اور کم عمری میں محنت مزدوری پر

مجبور ہو جاتے ہیں۔ خاص طور پر دیہی علاقوں میں تعلیم تک رسائی ایک بڑا مسئلہ ہے۔

فرسودہ تعلیمی نظام بھی ایک سنگین رکاوٹ ہے۔ بہت سے مسلم ممالک میں نصاب قدیم، غیر عملی اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔ رٹھ سسٹم، تنقیدی سوچ کی کمی اور تحقیق سے دوری تعلیمی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہے۔

اساتذہ کی کمی اور تربیت کا فقدان بھی تعلیم کے فروغ میں حائل ہے۔ اساتذہ کو نہ مناسب تربیت دی جاتی ہے اور نہ ہی انہیں معاشرتی اور معاشی احترام حاصل ہے، جس سے تدریسی معیار متاثر ہوتا ہے۔

تعلیم و تحقیق میں مسلمانوں کی پسمندگی کے اسباب تعلیم و تحقیق میں مسلمانوں کی پسمندگی کا سب سے بڑا سبب اسلام کی اصل تعلیمی روح سے دوری ہے۔ اسلام نے علم کو عبادت کا درجہ دیا، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ مسلمان علم کو محض روزگار کا ذریعہ سمجھنے لگے، نہ کہ فکری اور تحقیقی ترقی کا وسیلہ۔

تحقیق کا فقدان بھی ایک بنیادی سبب ہے۔ مسلم دنیا میں تحقیقی ادارے، لیبارٹریز اور ریسرچ کلچر نہ ہونے کے برابر ہے۔ یونیورسٹیاں تحقیق کے بجائے صرف ڈگریاں دینے کا مرکز بن گئی ہیں۔

سائنس اور دین کی مصنوعی تقسیم بھی مسلمانوں کی پسمندگی کا سبب بنتی ہے۔ کچھ حلقوں نے دینی اور سائنسی علوم کو ایک دوسرے کا مخالف بنا دیا، جبکہ اسلامی تاریخ میں یہ دونوں علوم ایک دوسرے کے معاون تھے۔

غلامانہ ذہنیت اور تقلید بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ مغرب کی اندھی تقلید یا پھر برئی چیز کو رد کر دینا دونوں انتہائیں مسلمانوں کو علمی ترقی سے دور لے جاتی ہیں۔ تخلیقی سوچ، اجتہاد اور سوال کرنے کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔

تعلیم میں خواتین کی عدم شمولیت بھی ایک اہم سبب ہے۔ کئی مسلم معاشروں میں لڑکیوں کی تعلیم کو نظر انداز کیا جاتا ہے، حالانکہ ایک تعلیم یافتہ مان پوری نسل کی تربیت کرتی ہے۔

وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم اور بدعنوائی بھی تعلیم و تحقیق کے شعبے کو کمزور کرتی ہے۔ تعلیمی بجٹ کا غلط استعمال، سفارشی نظام اور اقرباً پروری تعلیمی اداروں کو زوال کا شکار بنا دیتی ہے۔

تعلیم و تحقیق میں مسلمانوں کی پسمندگی کے ممکنہ حل مسلمانوں کی تعلیمی اور تحقیقی پسمندگی کا سب سے پہلا حل تعلیم کو قومی ترجیح بنانا ہے۔ مسلم ممالک کو اپنے بجٹ کا بڑا حصہ تعلیم اور تحقیق کے لیے مختص کرنا ہوگا، کیونکہ حقیقی ترقی کا راستہ یہی ہے۔

اسلامی تصورِ علم کی بحالی انتہائی ضروری ہے۔ تعلیم کو صرف دنیاوی فائدے تک محدود کرنے کے بجائے اسے اخلاقی، فکری اور روحانی ترقی سے جوڑا جائے، جیسا کہ اسلام کی تعلیم ہے۔

جدید اور متوازن نصاب کی تشكیل وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایسا نصاب تیار کیا جائے جو دینی اور عصری علوم کا امتزاج ہو، تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت اور تحقیق کو فروغ دے۔

تحقیق کے فروغ کے لیے ادارہ جاتی اصلاحات ناگزیر ہیں۔ یونیورسٹیوں میں تحقیق کو لازمی بنایا جائے، اساتذہ اور طلبہ کو تحقیقی کام پر مالی اور علمی سہولیات دی جائیں، اور بین الاقوامی سطح پر اشتراک کو فروغ دیا جائے۔

اساتذہ کی تربیت اور عزت پر خصوصی توجہ دی جائے۔ اساتذہ کو جدید تدریسی مہارتیں سکھائی جائیں، انہیں مناسب تنوہابیں اور سماجی مقام دیا جائے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری بہتر طور پر ادا کر سکیں۔

خواتین کی تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق فروغ دیا جائے۔ تعلیم یافتہ خواتین نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کی فکری سطح بلند کرتی ہیں۔

سیاسی استحکام اور اچھی حکمرانی بھی تعلیمی ترقی کے لیے ناگزیر ہیں۔ شفاف نظام، میراث اور احتساب کے بغیر تعلیمی اصلاحات ممکن نہیں۔

تحقیقی ذہن سازی اور سوال کرنے کی آزادی دی جائے۔ طلبہ کو سوال کرنے، سوچنے اور نئی راہیں تلاش کرنے کی حوصلہ افزائی کی جائے، کیونکہ تحقیق سوال سے جنم لیتی ہے۔

اسلامی دنیا میں تعلیم کے فروغ میں حائل رکاوٹیں معاشی، سیاسی، سماجی اور فکری نوعیت کی ہیں۔ تعلیم و تحقیق میں مسلمانوں کی پسمندگی کی اصل وجہ اسلام کی تعلیمی روح سے دوری، تحقیق کا فقدان، فرسودہ نظام اور غلط ترجیحات ہیں۔ اگر مسلم دنیا تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنالے، اسلامی تصور علم کو بحال کرے، تحقیق کو فروغ دے اور جدید تقاضوں کے مطابق اصلاحات نافذ کرے تو وہ دوبارہ علم و دانش کی قیادت حاصل کر سکتی ہے۔ اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب مسلمان علم سے جڑے، دنیا نے ان کی رہنمائی قبول کی، اور آج بھی یہی راستہ ان کی ترقی کی ضمانت ہے۔

سوال نمبر 2. او آئی سی کے اہم ادارے کون سے ہیں، اور ان کا تنظیم کے

اہداف کے حصول میں کیا کردار ہے؟

او آئی سی (*Organization of Islamic Cooperation*) یا اسلامی

تعاون تنظیم ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جس کا قیام 1969 میں ہوا۔ اس کا

بنیادی مقصد اسلامی دنیا کے ممالک کے درمیان سیاسی، اقتصادی، سماجی اور

ثقافتی تعاون کو فروغ دینا ہے، تاکہ مسلمان ممالک عالمی سطح پر اپنی

اجتماعی طاقت اور اتحاد کے ذریعے مؤثر کردار ادا کر سکیں۔ او آئی سی کی

تنظیمی ساخت میں کئی اہم ادارے اور فورمز شامل ہیں جو تنظیم کے اہداف

کے حصول میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔

او آئی سی کے اہم ادارے اور ان کے کردار

1. سیکرٹریٹ (*The Secretariat*)

سیکرٹریٹ او آئی سی کا سب سے بنیادی اور مرکزی ادارہ ہے۔ اس کی قیادت

سیکرٹری جنرل کرتا ہے جو تنظیم کی روزمرہ سرگرمیوں، اجلاسوں اور

فیصلوں کی عملی تشكیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

● اہم کردار:

- او آئی سی کے اجلاسوں اور کانفرنسوں کی تیاری
 - رکن ممالک کے درمیان رابطہ کاری
 - پالیسیوں، فیصلوں اور فراردادوں کی عملی نفاذ کی نگرانی
 - انسانی حقوق، اقتصادی ترقی اور بین الاقوامی تعلقات میں او آئی سی کی پالیسیوں کو فروغ دینا
- سیکرٹریٹ او آئی سی کے اہداف کے حصول میں مرکزی ستون ہے، کیونکہ بغیر موثر انتظامیہ کے رکن ممالک کے درمیان تعاون مشکل ہو جاتا ہے۔

2. وزرائے خارجہ کونسل (Council of Foreign Ministers)

یہ کونسل رکن ممالک کے وزرائے خارجہ پر مشتمل ہوتی ہے اور او آئی سی کی پالیسیوں اور پروگراموں کی قیادت کرتی ہے۔

● اہم کردار:

- عالمی مسائل پر رکن ممالک کی مشترکہ پالیسی تیار کرنا

○ فلسطین، کشمیر اور دوسرے تنازعات میں مسلم ممالک کے مؤثر

اقدامات کی رہنمائی

○ انسانی حقوق، امن و سلامتی اور بین الاقوامی تعاون کے لیے

قراردادیں منظور کرنا

○ سیکرٹریٹ کو پالیسی نفاذ کے لیے ہدایات جاری کرنا

یہ کونسل او آئی سی کی خارجی اور عالمی پالیسی کی رہنما ہے، جس کے ذریعے تنظیم کا سیاسی اور سفارتی کردار واضح ہوتا ہے۔

3. وزرائے اقتصادی تعاون کونسل (Economic Cooperation Council)

یہ کونسل رکن ممالک کے وزرائے مالیات، تجارت اور اقتصادی امور پر مشتمل ہوتی ہے اور اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کے لیے مختلف منصوبے تیار کرتی ہے۔

● اہم کردار:

○ تجارتی روابط کو مضبوط بنانا

○ مشترکہ اقتصادی منصوبوں اور سرمایہ کاری کے موقع فراہم کرنا

○ رکن ممالک کے اقتصادی ترقی کے لیے مالی اور تکنیکی معاونت

فرابم کرنا

○ معاشی مسائل اور غربت کے خاتمے کے لیے پالیسیاں تیار کرنا

اقتصادی کونسل او آئی سی کے معاشی اہداف کے حصول میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور مسلمانوں کے درمیان تجارتی اتحاد کو مضبوط کرتی ہے۔

4. بینک آف اسلامک کوآپریشن (Islamic Development Bank – IDB)

IDB ایک مالیاتی ادارہ ہے جو 1975 میں قائم ہوا تاکہ رکن ممالک کی ترقیاتی اور فلاہی منصوبوں میں مدد فراہم کی جا سکے۔

● اہم کردار:

○ رکن ممالک کو قرض اور مالی وسائل فراہم کرنا

○ ترقیاتی منصوبے، تعلیم اور صحت کے شعبوں میں سرمایہ کاری

کرنا

○ معاشی ترقی اور غربت کے خاتمے میں مدد فراہم کرنا

○ انسانی ترقی کے لیے رکن ممالک کے ساتھ تکنیکی تعاون کرنا

IDB اور آئی سی کے معاشی اور ترقیاتی اہداف کے حصول میں مالی معاونت

فرابم کر کے کردار ادا کرتا ہے۔

5. اسلامی ثقافتی، تعلیمی اور سائنسی ادارے

او آئی سی نے تعلیم، ثقافت اور سائنس کے فروغ کے لیے کئی ادارے قائم کیے

ہیں، جیسے:

• ایسوسوی ایشن آف اسلامک یونیورسٹیز

• اسلامی کلچرل اینڈ سائنس آرگنائزیشن

• اہم کردار:

○ تعلیمی معیار بلند کرنا

○ علمی و تحقیقی منصوبوں میں تعاون

○ ثقافتی ورثے کی حفاظت اور فروغ

○ اسلامی دنیا میں سائنسی ترقی کو فروغ دینا

یہ ادارے او آئی سی کے علمی اور ثقافتی اہداف کے حصول میں معاونت

کرتے ہیں۔

6. خصوصی کمیٹیاں اور ٹاسک فورسز

او آئی سی نے مختلف شعبوں میں خصوصی کمیٹیاں قائم کی ہیں، جیسے:

- انسانی حقوق کمیٹی
- خواتین و بچوں کے حقوق کمیٹی
- ماحولیات اور ترقیاتی کمیٹی
- اہم کردار:
- انسانی حقوق کی نگرانی
- ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے لیے تجاویز
- خواتین اور بچوں کے حقوق کے فروغ میں عملی اقدامات
- رکن ممالک کے لیے پالیسیاں اور رہنمای اصول تیار کرنا

یہ کمیٹیاں او آئی سی کے سماجی اور انسانی حقوق کے اہداف کے حصول میں اہمیت رکھتی ہیں۔

او آئی سی کے اہداف کے حصول میں اداروں کا کلیدی کردار

او آئی سی کے تمام ادارے ایک دوسرے کے معاون ہیں اور تنظیم کے مرکزی اہداف کو عملی جامہ پہنانے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اہداف میں شامل ہیں:

1. سیاسی اتحاد اور مسلم ممالک کی اجتماعی طاقت

○ وزرائے خارجہ کونسل اور سیکرٹریٹ سیاسی رہنمائی فرایم کرتے ہیں۔

2. اقتصادی ترقی اور غربت کا خاتمه

○ اقتصادی کونسل اور IDB رکن ممالک کی مالی و اقتصادی ترقی کو فروغ دیتے ہیں۔

3. تعلیم، تحقیق اور ثقافت کی ترقی

○ تعلیمی اور ثقافتی ادارے علمی معیار بلند کرنے اور تحقیق کو فروغ دینے میں مدد دیتے ہیں۔

4. انسانی حقوق اور سماجی انصاف

○ خصوصی کمیٹیاں اور ٹالسک فورسز انسانی حقوق، خواتین و بچوں کے حقوق اور معاشرتی فلاح میں کام کرتی ہیں۔

خلاصہ

او آئی سی کی تنظیمی ساخت میں مختلف ادارے، کونسلز اور کمیٹیاں شامل ہیں، جیسے سیکرٹریٹ، وزرائے خارجہ کونسل، اقتصادی کونسل، *IDB*، تعلیمی و ثقافتی ادارے اور خصوصی کمیٹیاں۔ یہ ادارے او آئی سی کے مرکزی اہداف یعنی سیاسی اتحاد، اقتصادی ترقی، تعلیم و تحقیق کی فروغ، انسانی حقوق کا تحفظ اور اسلامی دنیا کے معاشرتی و ثقافتی معیار کو بلند کرنا حاصل کرنے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان اداروں کے مؤثر تعاون کے بغیر او آئی سی اپنے اہداف میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتی اور نہ ہی مسلمان ممالک کے درمیان حقیقی اتحاد اور ترقی ممکن ہے۔

سوال نمبر 3. مسلم ورلڈ لیگ کی سپریم کونسل کی اہمیت اور کردار کو تفصیل سے بیان کریں اور اس کے فیصلوں اور ارکان کی ذمہ داریوں کا تجزیہ کریں۔

مسلم ورلڈ لیگ (Muslim World League) ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا قیام ۱۹۶۲ء میں مکہ مکرمہ، سعودی عرب میں ہوا۔ اس کا مقصد مسلمان ملکوں کے درمیان اتحاد، اسلامی تعلیمات کا فروغ، فتنوں اور فرقہ واریت کا خاتمہ، مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور پوری دنیا میں سماجی، فکری اور اخلاقی کردار کو مضبوط بنانا ہے۔ مسلم ورلڈ لیگ کی اجتماعی قیادت کا سب سے اعلیٰ اور مرکزی ادارہ سپریم کونسل (Supreme Council) ہے، جو تنظیم کی پالیسی، حکمت عملی اور عالمی سطح پر حکمت عملی کے فیصلوں کا ذمہ دار ہے۔

سپریم کونسل کی اہمیت

سپریم کونسل مسلم ورلڈ لیگ کی سب سے مرکزی اور بالاختیار بادی ہے۔ اس کی اہمیت درج ذیل نکات میں واضح کی جا سکتی ہے:

1. پالیسی سازی اور اہداف کا تعین

سپریم کونسل اس تنظیم کے بنیادی اہداف، اصول اور طویل مدتی پروگرام تیار کرتی ہے۔ کونسل یہ تعین کرتی ہے کہ مسلم دنیا کے اجتماعیت، اتحاد اور مشترکہ فکری مسائل کے حل کے لیے کن منصوبوں پر عملی اقدام ہونا چاہیے۔

2. عالمی نمائندگی اور موقف کا اعلان

سپریم کونسل عالمی امور اور بین الاقوامی بحرانوں میں مسلم ورلڈ لیگ کا موقف مرتب کرتی ہے۔ یہ اراکین کی اجتماعی رائے سے بیانات جاری کرتی ہے، جیسے فلسطین، کشمیر، میانمار، افریقہ اور دیگر مسلم آبادی والے خطوں کے بحرانوں پر۔

3. اتحاد اور امن کا فروغ

سپریم کونسل کا ایک بنیادی مقصد فرقہ واریت، تفرقہ بازی، انتہا پسندی وغیرہ کے خلاف مؤثر حکمت عملی وضع کرنا ہے۔ کونسل مسلمان معاشروں میں امن، بھائی چارہ، رواداری اور تعاون کے اصول مضبوط کرتی ہے۔

4. تنظیمی نگرانی

سپریم کونسل دیگر کونسلز، شعبوں اور ورکنگ گروپس کے پروگراموں کی نگرانی اور جائزہ لیتی ہے۔ یہ تنظیمی ڈھانچے میں ہم آہنگی اور پروگراموں کے مؤثر نفاذ کو یقینی بناتی ہے۔

5. تعاون بین الاقوامی

سپریم کونسل مختلف بین الاقوامی اداروں اور ممالک کے ساتھ تعلیم، صحت، انسانی حقوق، امداد، ثقافت اور تحقیق کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیتی ہے۔

سپریم کونسل کے کردار

سپریم کونسل کے کردار کو عملی طور پر مختلف شعبوں میں مندرجہ ذیل انداز میں دیکھا جا سکتا ہے۔

1. تحریک اتحاد اور علم و فکر کا فروغ

سپریم کونسل:

- اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فکری قوت، اسلامی معاشرے میں ترقی اور معاشی استحکام کے لیے راہیں وضع کرتی ہے۔
- مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں کے مابین علمی تعاون کو فروغ دیتی ہے۔
- اسلامی مکاتب فکر کے درمیان بین المسالک مکالمے اور بین الثقافتی تبادلے کی راہیں کھولاتی ہے۔

2. انسانی امداد اور فلاہی پروگرام

سپریم کونسل:

- آفات، جنگ، پناہ گزینوں اور غربت جیسے عالمی مسائل پر مشترکہ پروگرام تیار کرتی ہے۔
- مريضوں، بے روزگاروں، یتیموں اور مسکینوں کی مدد کے لیے بین الاقوامی سطح پر فلاہی و امدادی مہماں ترتیب دیتی ہے۔

3. نوجوانوں کی تربیت اور صلاحیتوں کا فروغ

سپریم کونسل:

- نوجوانوں کے معاشرتی، اخلاقی اور علمی کردار کو مضبوط بناتی ہے۔
- مختلف ممالک میں نوجوان لیڈرشپ، تربیتی ورکشاپ اور عالمی فورمز کا انعقاد کراتی ہے تاکہ مستقبل کے رہنماء تیار ہوں۔

4. ثقافتی روابط اور بین الاقوامی مکالمہ

سپریم کونسل:

- مختلف ممالک اور ثقافتوں کے درمیان رواداری، ثقافتی روابط اور مکالمے کو فروغ دیتی ہے۔
- مقصد یہ ہے کہ اسلامی ثقافتی ورثہ اور عالمی ثقافتوں کے مابین احترام اور تعاون رہے۔

سپریم کونسل کے فیصلوں کا عمل

سپریم کونسل کے فیصلے بہت سے مراحل سے گزرتے ہیں جن میں:

1. مسئلہ کی نشاندہی

مسائل جمع کیے جاتے ہیں — جیسے بین الاقوامی تنازع، تعلیمی کمزوری، اقتصادی چیلنج، انسانی حقوق وغیرہ۔

2. مشاورتی اجلاس

کونسل کے اراکین مشورے کرتے ہیں اور ممکنہ حل، رہنمائی اور حکمتِ عملی پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

3. فیصلہ سازی

مشاورت کے بعد مشاورتی نتائج کو نامہ قرار داد یا پالیسی ڈائیریکٹیو کی صورت میں منظور کیا جاتا ہے۔

4. نفاذ اور نگرانی

منظور شدہ فیصلوں کے عمل آمد کے لیے سیکرٹریٹ، ورکنگ گروپس اور کمیٹیاں تشكیل دی جاتی ہیں، جو اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ فیصلے عملی شکل اختیار کریں۔

5. جائزہ اور اصلاح

کونسل باقاعدگی سے عمل کی پیشرفت کا جائزہ لیتی ہے اور ضرورت کے مطابق اصلاحات تجویز کرتی ہے۔

سپریم کونسل کے اراکین کی ذمہ داریاں

سپریم کونسل میں عام طور پر وہ افراد شامل ہوتے ہیں جنہیں مختلف ممالک نے منتخب یا نامزد کیا ہوتا ہے، جیسے:

• علماء

• وزیر تعلیم یا ذمہ دار حکومتی اہلکار

• سائنسی و تحقیقی ماہرین

• ثقافتی نمائندے

ان کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

1. مشاورت اور فیصلہ سازی میں شرکت

ہر رکن کو ضروری ہے کہ وہ اپنے علم، تجربے اور تعلقات کی بنیاد پر مشاورتی اجلاسوں میں فعال شرکت کرے اور مسائل کے حل میں مؤثر کردار ادا کرے۔

2. مقامی اور عالمی امور سے آگاہی

ارکان کو اپنے ملکوں میں موجود معاشرتی، تعلیمی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل سے بخوبی آگاہ ہونا چاہیے تاکہ وہ عالمی تعاون میں بہتر فیصلے کر سکیں۔

3. پالیسیاں ترتیب دینا اور پیروی کرنا

ارکان وہ پالیسیاں تیار کرتے ہیں جو مسلم و رکھ لیگ کے اہداف سے ہم آہنگ ہوں، اور بعد میں ان کے عملہ آمد میں معاونت بھی کرتے ہیں۔

4. تعاون بڑھانا

سپریم کونسل کے اراکین اپنے کشور میں بین الاقوامی تعاون، مشترکہ پروگرامز اور مفہومی منصوبوں کو فروغ دیتے ہیں۔

سپریم کونسل کے فیصلوں کے نتائج کا جائزہ

سپریم کونسل کے مؤثر فیصلوں کے نتیجے میں متعدد مثبت تبدیلیاں سامنے آئی ہیں، جن میں شامل ہیں:

الف) تعلیمی معیار میں بہتری

اسلامی دنیا میں جدید تعلیم کے لیے فورمز بنائے گئے، ریسرچ پروگرامز متعارف کیے گئے اور معیاری تعلیمی معیار کو فروغ ملا۔

ب) بین الثقافتی مکالمہ

مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے بیچ بات چیت اور رواداری کے پروگرامز کا آغاز ہوا، جس سے امتیازی رویے کم ہوئے۔

ج) اقتصادی و سماجی تعاون

معاشی تعاون، ترقیاتی پروگرامز، یتیم سرپرستی اور غربت کے خاتمے میں مشترکہ طور پر اقدامات ہوئے۔

د) انسانی حقوق اور امن

بین الاقوامی فورمز میں مسلم ممالک کے لیے مشترکہ موقف واضح ہوا، جیسے ظلم، دہشت گردی اور نسلی تعصب کے خلاف اجتماعی اقدامات۔

نتیجہ

مسلم ورلڈ لیگ کی سپریم کونسل کا کردار تنظیم کے اہداف کے حصول میں نہایت اہم اور مرکزی ہے۔ اس کونسل نے:

✓ رکن ممالک میں اتحاد و اتفاق کو بڑھایا

✓ تعلیم، ثقافت، سائنس اور تحقیق کے شعبوں میں بین الاقوامی تعاون کو

مضبوط کیا

- ✓ عالمی مسائل میں مسلمانوں کا اجتماعی موقف واضح کیا
- ✓ امن، رواداری اور ترقی کے لیے مؤثر پالیسیاں تشكیل دیں
- ✓ مخصوص مقاصد کے لیے عملی منصوبوں اور پروگراموں کا نفاذ یقینی

بنایا

سپریم کونسل کے اراکین کا کردار صرف مشاورت تک محدود نہیں بلکہ عالمی، سماجی، ثقافتی اور تعلیمی میدان میں عملی، مثبت اثرات قائم کرنا بھی ہے۔ اس کے مؤثر اور باقاعدہ فیصلوں نے مسلم دنیا کو نئی راہوں، مشترکہ شناخت اور عالمی سطح پر مؤثر کردار دینے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

سوال نمبر 4. **ICESCO** کے قیام کے بعد تعلیم، سائنس اور ثقافت کے شعبوں میں عالمی اسلامی تعاون کو فروغ دینے کے لیے کیسے گئے اقدامات

ICESCO (Islamic World Educational, Scientific and Cultural Organization) یا اسلامی دنیا کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم ایک بین الاقوامی ادارہ ہے جس کا قیام 1981 میں اوائی سی کے تحت عمل میں آیا۔ **ICESCO** کا مقصد رکن ممالک میں تعلیم، سائنس، ثقافت اور معلوماتی شعبے کے فروغ کے لیے تعاون کو مضبوط بنانا ہے تاکہ اسلامی دنیا علمی، تکنیکی اور ثقافتی لحاظ سے ترقی کرے اور عالمی سطح پر مؤثر کردار ادا کر سکے۔ **ICESCO** نے قیام کے بعد متعدد اقدامات کیے جو تعلیم، سائنس اور ثقافت کے شعبوں میں عالمی اسلامی تعاون کو فروغ دینے میں معاون ثابت ہوئے ہیں۔

1. تعلیم کے شعبے میں اقدامات

(a) نصاب اور معیار کی بہتری

• ICESCO نے رکن ممالک کے تعلیمی نظام میں معیاری اصلاحات کے

لیے پروگرام متعارف کروائے۔

• جدید تعلیم، سائنسی مضامین اور تحقیقی طریقہ کار کو نصاب میں شامل

کیا گیا تاکہ طلبہ عالمی معیار کے مطابق تعلیم حاصل کر سکیں۔

• اسلامی تعلیمات کے ساتھ جدید علوم کو ہم آہنگ کرنے کے منصوبے

بنائے گئے تاکہ اسلامی اور عصری تعلیم کا امتزاج ممکن ہو۔

(b) اساتذہ کی تربیت

• رکن ممالک میں اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپس اور سیمینارز منعقد

کیے گئے۔

• اساتذہ کو تدریسی مہارتیں، تحقیقی قابلیت اور جدید تدریسی ٹیکنالوجیز

میں مہارت دی گئی۔

• اساتذہ کی تربیت کے ذریعے تعلیم کے معیار کو بلند کیا گیا اور طلبہ کی

علمی صلاحیتوں میں اضافہ کیا گیا۔

(c) تعلیمی اداروں کے درمیان تعاون

- یونیورسٹیوں، کالج اور تحقیقی اداروں کے درمیان تعاون کے معاهدے کیے گئے۔
 - طلبہ اور اساتذہ کے تبادلے کے پروگرام متعارف کروائے گئے تاکہ علم اور تجربے کا عالمی تبادلہ ہو سکے۔
-

2. سائنس و تحقیق کے شعبے میں اقدامات

(a) سائنسی تحقیق اور جدت

- ICESCO نے رکن ممالک میں تحقیق اور ترقی کے لیے مشترکہ منصوبے شروع کیے۔
- جدید سائنسی تحقیقات کے لیے مالی و تکنیکی معاونت فراہم کی گئی۔
- سائنسی کانفرنس، سمینارز اور ورکشپس کے ذریعے تحقیق کو فروغ دیا گیا۔

(b) ٹیکنالوجی اور معلوماتی علوم

• (ICT (Information and Communication Technology کے

فروغ کے لیے پروگرام بنائے گئے تاکہ اسلامی دنیا میں معلوماتی انقلاب

ممکن ہو۔

• ڈیجیٹل تعلیم، آن لائن تحقیقی پلیٹ فارمز اور سائنسی رسائل کے تبادلے

کے موقع فراہم کیے گئے۔

(c) تحقیقی نیٹ ورکنگ

• رکن ممالک کے تحقیقی اداروں کو ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیا گیا

تاکہ تجربات، تحقیقی مواد اور سائنسی وسائل مشترکہ طور پر استعمال ہو

سکیں۔

• سائنسی تعاون کے ذریعے اسلامی دنیا کے ممالک عالمی تحقیقاتی معیار

کے قریب پہنچ سکیں۔

3. ثقافت کے شعبے میں اقدامات

(a) اسلامی ثقافتی ورثے کی حفاظت

• ICESCO نے اسلامی فنون، ثقافتی ورثے، تاریخی مساجد اور عمارت کی حفاظت کے لیے پروگرام شروع کیے۔

• عالمی سطح پر ثقافتی میلوں، نمائشوں اور سیمینارز کے ذریعے اسلامی ثقافت کو فروغ دیا گیا۔

(b) ثقافتی تبادلے

• رکن ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلے اور پروگرامز کا انعقاد کیا گیا تاکہ مسلمانوں کی مشترکہ شناخت مضبوط ہو۔

• موسیقی، ادب، فلم، تھیٹر اور دیگر ثقافتی شعبوں میں تعاون کے ذریعے اسلامی دنیا میں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دیا گیا۔

(c) زبان اور ادب کی ترقی

• عربی زبان کی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے نصاب اور تربیتی پروگرام شروع کیے گئے۔

• اسلامی ادب اور علمی مواد کو ڈیجیٹلائز کر کے عالمی رسائی فراہم کی گئی۔

4. انسانی وسائل اور عالمی تعاون

• ICESCO نے رکن ممالک میں انسانی وسائل کی تربیت پر زور دیا

تاکہ ماہرین، اساتذہ اور سائنسدان عالمی معیار کے مطابق تربیت یافته

ہوں۔

• تنظیم نے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ معاہدے کیے تاکہ مسلم ممالک

عالمی سطح پر تعاون کر سکیں۔

• نوجوانوں کے لیے مختلف اسکالارشپ پروگرامز اور علمی مقابلے

متعارف کرائے گئے تاکہ تخلیقی اور تحقیقی ذہن سازی ممکن ہو۔

5. عالمی اسلامی تعاون کے فروغ میں ICESCO کا کردار

ESCO نے قیام کے بعد عالمی سطح پر اسلامی ممالک کے درمیان تعلیم،

تحقیق اور ثقافت کے فروغ میں تعاون کو مستحکم کیا۔ اس کے اقدامات نے

درج ذیل نتائج پیدا کیے:

1. رکن ممالک میں تعلیمی معیار میں بہتری

2. تحقیق اور سائنس کے شعبے میں عالمی معیار کے مطابق ترقی

3. مشترکہ ثقافتی شناخت اور اسلامی ورثے کا تحفظ
4. اساتذہ، طلبہ اور محققین کے عالمی تبادلے
5. اسلامی دنیا کے نوجوانوں میں سائنسی اور تحقیقی شوق پیدا کرنا
6. عالمی سطح پر مسلمانوں کی مثبت اور تعلیمی نمائندگی

خلاصہ

ICESCO کے قیام کے بعد تعلیم، سائنس اور ثقافت کے شعبوں میں عالمی اسلامی تعاون کو فروغ دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے گئے، جن میں نصاب کی بہتری، اساتذہ کی تربیت، تحقیقی اور سائنسی نیٹ ورکنگ، ثقافتی ورثے کی حفاظت، اور انسانی وسائل کی ترقی شامل ہیں۔ ان اقدامات نے نہ صرف رکن ممالک کے درمیان اتحاد مضبوط کیا بلکہ اسلامی دنیا کو علم، تحقیق اور ثقافت میں عالمی معیار کے قریب لانے میں مدد فراہم کی۔

ICESCO کی یہ کوششیں اسلامی تعلیم و ثقافت کو عالمی سطح پر مؤثر اور مستحکم بنانے میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

سوال نمبر 5. III T کے بنیادی پروگرام AEMS کے وزن، مقاصد اور اس کے ذریعے مسلمانوں کے لیے تعلیمی ترقی کی کوششوں کا جائزہ لیں۔

(III T (International Institute of Islamic Thought) ایک

بین الاقوامی تحقیقی و فکری ادارہ ہے جس کا قیام 1981ء میں عمل میں آیا۔ اس کا بنیادی مقصد اسلامی فکر کی تجدید، تعلیم کی اصلاح، اور مسلمانوں کی علمی و فکری ترقی ہے۔ III T نے اپنے اس مشن کو آگئے بڑھانے کے لیے AEMS (Advancing Education in Muslim Societies نامی ایک جامع پروگرام شروع کیا ہے جو خاص طور پر مسلم معاشروں میں تعلیم کی کارکردگی، معیار، پالیسی، نصاب اور انسانی ترقی کو بہتر بنانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔

AEMS کا وزن

AEMS کا وزن ایک ایسی دنیا ہے جہاں مسلمان معاشرے تعلیم کے ذریعے تبدیل ہوں، معاشرتی ترقی حاصل کریں اور ہر فرد اپنا مکمل ممکنہ کردار ادا

کرے۔ اس وزن کے تحت تعلیم صرف معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ شخصی، سماجی، اخلاقی اور روحانی ترقی کا ایک ذریعہ ہے۔ AEMS تعلیم کو ایک وسیع اور جامع فریم ورک میں دیکھتا ہے جو فرد کو نہ صرف علمی بناتا ہے بلکہ ایک فعال، ذمہدار اور بااثر شخص بناتا ہے۔

AEMS کے بنیادی مقاصد

AEMS پروگرام کے مقاصد واضح اور متعدد ہیں، جن میں نمایاں یہ شامل ہیں:

1. تعلیم میں جامع تحقیق کرنا

AEMS تعلیم کے شعبے میں ثبوت پر مبنی اور ڈیٹا ڈرائیوں تحقیق انجام دیتا ہے تاکہ پالیسی سازوں، معلمان، اور معاشرتی رہنماؤں کو علمی، معروضی اور مربوط معلومات فراہم کی جا سکیں۔ اس تحقیق کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ مسلم معاشروں میں تعلیم کے نظام کیسے کام کرتے ہیں، اور کس طرح انہیں بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

2. "Third Space" یعنی تعلیم کو وسیع معنوں میں دیکھنے کی کوشش

AEMS مغض علمی یا ہنر تک محدود نہیں ہے بلکہ تعلیم کو معنی خیز، اخلاقی اور سماجی تربیت کے طور پر دیکھتا ہے۔ اسے "Third Space" کہا جاتا ہے جس میں تعلیم علم و ہنر کے ساتھ ساتھ انسانی رویوں، اقدار، اخلاقیات، اور تعلقات کی بھی تربیت کرتی ہے۔

3. اہم تعلیمی عناصر کو فروغ دینا

AEMS تحقیق کے ذریعے چند بنیادی تعلیمی عناصر جیسے ہمدردی (Moral)، معافی سوچ (Forgiveness)، اخلاقی سوچ (Empathy) (Community Mindedness)، اور سماجی ذمہداری (Reasoning) کو خاص اہمیت دیتا ہے، تاکہ تعلیم انسانی شخصیت کے متوازن اور اخلاقی پہلو کو بھی نشوونما دے۔

4. نصاب اور تدریس میں اصلاحات

AEMS نصاب کو مسلمانوں کے ثقافتی، مذہبی اور معاشرتی تناظر کے ساتھ ہم آہنگ کرنے پر بھی توجہ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تعلیمی نصاب

21 ویں صدی کی ضروریات کے ساتھ ساتھ اسلامی اور عالمی اقدار کا بھی

مجموعی عکس ہو۔

5. قیادت، پالیسی، انتظام اور جائزہ پر توجہ

AEMS نہ صرف نصاب اور تعلیم کے طریقہ کار پر توجہ دیتا ہے بلکہ پالیسی، اساتذہ کی تربیت، قیادت اور انتظامی نظام کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کرتا ہے، تاکہ تعلیمی نظام مکمل اور مربوط تبدیلی کا حامل ہو۔

AEMS کا طریقہ کار اور عمل

AEMS اپنے مقاصد کے حصول کے لیے ایک تحقیقی اور عملی فریم ورک استعمال کرتا ہے جس میں مندرجہ ذیل اہم اقدامات شامل ہیں:

”*Mapping the Terrain*“ .1 تحقیق

Mapping the Terrain کے تحت ایک سالانہ تحقیقی مطالعہ AEMS بھی کیا جاتا ہے، جس میں سیکنڈری اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے طلبہ، والدین،

اساتذہ، اور منظمنے کے نظرے سے تعلیمی اقدار، رویے، اور ترقی کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

2. پالیسی اور نصاب پر سفارشات

AEMS تحقیق کے نتائج کو پالیسی بریفز، جریدوں، کتابوں اور کانفرنسوں کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلاتا ہے تاکہ تعلیمی پالیسی ساز، معلمان اور علمی حلقوں ان سفارشات کو عملی روشنی میں لا سکیں۔

3. علمی تبادلہ اور سیمینارز

III T AEMS پروگرام کے تحت سالانہ سمپوزیمز، ورکشاپس اور کانفرنسز کا انعقاد ہوتا ہے جس میں دنیا بھر کے علماء، اساتذہ، اور محققین شریک ہو کر تعلیم و تربیت، معاشرتی ترقی اور تعلیمی اصلاحات پر بحث کرتے ہیں۔

4. شائع کردہ مواد

AEMS تحقیق کے نتائج سیکھنے کے لیے اشاعت، جریدوں، اور کتابوں کے ذریعے عوام، معلمان، اور پالیسی سازوں تک پہنچاتا ہے، تاکہ تعلیم کے بارے میں عالمی سطح پر بحث و مباحثہ ہو سکے۔

AEMS پروگرام کے ذریعے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کی کوششیں

AEMS پروگرام کا منظرنامہ واضح طور پر بتاتا ہے کہ تعلیم صرف علم حاصل کرنے کا عمل نہیں بلکہ انسان کی شخصی، فکری، سماجی اور اخلاقی ترقی کا عمل بھی ہے۔

1. تفصیلی اور معروضی تحقیق

مسلم معاشروں میں تعلیم کے متاثر کن عوامل، تربیتی ضروریات اور ذہنی نشوونما پر مبنی تحقیق مسلمانوں کی تعلیم کو علمی بنیادیں فراہم کرتی ہے جو حقیقی مسائل اور چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ضروری ہیں۔

2. نصاب میں اصلاح

اسلامی اقدار کے ساتھ جدید علوم کے امتزاج سے نصاب کو ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ طلبہ روحانیت، اخلاق اور جدید مہارت کو ساتھ لے سکیں۔

3. اساتذہ اور قائدین کی تربیت

اساتذہ اور تعلیمی قائدین کو نئی تدریسی حکمتِ عملیاں، لیڈرشپ اور نصاب اثرات کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں، جس سے تعلیمی معیار بلند ہوتا ہے۔

4. تحقیق اور پالیسی میں اثر AEMS کی تحقیقیں دنیا بھر کے تعلیمی اداروں، پالیسی سازوں اور حکومتوں میں تعلیمی اصلاحات کے لیے عملی تجویز دیتی ہیں، جس سے مسلم معاشروں میں تعلیمی فیصلوں پر مثبت اثر پڑتا ہے۔

5. سماجی و انسانی اقدار کا فروغ AEMS اس بات پر زور دیتا ہے کہ تعلیم صرف معلومات فراہم کرنے تک محدود نہ رہے بلکہ انسان کو ایک بہتر انسان بنانے میں مدد دے، جیسا کہ ہمدردی، اخلاقی غور و فکر، معاشرتی شعور اور ذمہ داری کی ترقی۔

نتیجہ

III T کا AEMS پروگرام نہایت وسیع اور جامع و ژن کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد تعلیم کو محض معلومات تک محدود نہ رکھنا بلکہ اسے انسان کی مکمل ترقی کا ذریعہ بنانا ہے۔ AEMS تعلیم، حکمتِ عملی، پالیسیاں، نصاب اور تحقیق کو ایک ساتھ لا کر مسلمان معاشروں میں تعلیمی ترقی، اہل علم کی تربیت، اور معاشرتی فلاح و بہبود کے فروغ کے لیے کام کر رہا ہے۔ ان کوششوں کا عملی اثر مستقبل میں مسلم دنیا کو تعلیمی، سماجی اور فکری طور پر مضبوط بنانے میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے، بشرطیکہ پالیسی ساز، اساتذہ اور معاشرتی رہنماء ان سفارشات کو عملی اقدامات میں تبدیل کریں۔